

”إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِنْدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مِّنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔“ (ابوداؤ دکتاپ الملاحم)
”يَقِيْنَا اللَّهُ تَعَالَى إِنْ أُمَّتَ كُلِّيَّةً هُرَبَّدِيْهِ كَمَنْ كَمَنْ“ (یقینا اللہ تعالیٰ اس امت کلیئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔)

حدیث مجددین ایک سچی حدیث ہے۔۔۔ لیکن

بلائے قادیانی یعنی نام نہادقاد یا نی خلفاء کا اسکی تکذیب کرنا اور اسکا جھٹلانا

خاکسار پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خلافے علی منہاج نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِنْدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مِّنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔“ (ابوداؤ دکتاپ الملاحم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ”رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کلیئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔“

[الف] جہاں تک مذکورہ بالا حدیث مجددین کا تعلق ہے تو حکم وعدل امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے فتویٰ کے مطابق یہ حدیث کلیئہ سچی ہے اور تو اتر معنوی تک پہنچ گئی ہے۔ جیسا کہ آپؑ اس صحن میں فرماتے ہیں:-

(۱) ”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهِنْدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مِّنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔“ (رواہ ابو داؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کلیئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کلیئے دین کوتازہ کرے گا اور اب اس صدی کا چوبیسوال سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ میں مختلف ہو۔) (حقیقتہ الوجی۔ روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ”أَوْلَ وَهُوَ بَشِّيْغُوكَيْ رسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جُو تَوَاتِرَ مَعْنَوِي تَكَّبَّرْ گَئَيْ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا اور اسکی کمزوریوں کو دُور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اس کو لے آوے گا۔“ (آنینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزانہ جلد ۵ صفحہ ۳۸۰)

(۳) ”کپڑا پہننے ہیں تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کوتازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔ غرض مجھ سے ایک حدیث کے موافق گذشتہ مجددوں کا مُواخذہ نہیں ہو سکتا۔ میں اپنی صدی کا ذمہ دار ہوں۔ ہاں چونکہ میں اس حدیث کو صحیح سمجھتا ہوں اور قرآن شریف کی حمایت سے صحیح مانتا ہوں۔ پس اگر یہ لوگ اس حدیث کو جھوٹا کہہ دیں اور حدیث کی کتابوں سے نکال دیں پھر میں خدا سے دُعا کروں گا اور یقیناً وہ میری دُعا کو سنے گا اور میں کشف سے نام بھی بتا دوں گا، لیکن اگر یہ حدیث خود انکے مسلمات کے موافق ہی جھوٹی نہیں اور نہیں ہے تو پھر خدا سے ڈرو اور لَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (بنی اسرائیل۔ ۷۳) پر عمل کرو اور بیہودہ حیلے اور جھیتیں نہ تراشو۔ یہ حدیث جن کتابوں میں درج ہے اور باوجود جھوٹی ہونے کے اس کو رکھا گیا ہے تو پھر

کیوں نہیں بابا ناک کے شبد ان میں داخل کر لیتے اور موضوعات کے مجموعہ میں لکھ لیتے۔ پس کسی صورت میں یہ مواخذہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں اولیاء گزر چکے ہیں تو کیا مجھے لازم ہے کہ میں اُنکی بھی فہرست دوں۔ یہ خدا تعالیٰ ہی کا علم ہے۔ ہاں خدا نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور قرآن شریف اسکی تصدیق کرتا ہے۔” (ملفوظات نیو ایڈیشن جلد ۳ صفحات ۷۸)

(۲) آنبیاءؐ بنی اسرائیل دین موسیؑ کے مجدد تھے: ”اوْرَمَجْمَلَهُ دَلَالَلِ قُويَّةَ قَطْعَيْهِ کے جواب بات پر دلالت کرتی ہیں جو منح موعود اسی امت محمدیہ میں سے ہو گا قرآن کریم کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (نور۔ ۵۶) اخ یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ فرمایا ہے۔ جوان کو زمین پر انہی خلیفوں کی مانند جوان سے پہلے گزر چکے ہیں خلینے مقرر فرمایا گا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیؑ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیؑ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پر درپے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسیؑ کے مجدد تھے خالی نہیں جانے دیا۔“ (تحفہ کوڑو یہ۔ روحانی خزانہ جلد ۷ صفحہ ۱۲۳)

(۳) حدیث مجدد دین سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی شرح ہے:- ”یہ حدیث (إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُّجِدِ دُلَهَا دِيْنَهَا۔ ناقل) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِيْكَرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کی شرح ہے۔ صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے اس لیے آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سو سال بعد کوئی نہ رہے گا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے اسی طرح ایک روحانی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اس لیے صدی کے بعد ایک نئی ذریت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے انج کے کھیت۔ اب دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے ہیں ایک وقت میں بالکل خشک ہوں گے پھر نئے سرے سے پیدا ہو جائیں گے اس طرح پر ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پہلے اکابر سو سال کے اندر فوت ہو جاتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کرتا ہے جیسا رزق کا سامان کرتا ہے۔ پس قرآن کی حمایت کیسا تھا یہ حدیث تو اتر کا حکم رکھتی ہے۔ کپڑا پہنٹے ہیں تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کو تازہ کرنے کیلئے سنت اللہ ای طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔“ (تفسیر حضور جلد ۲ صفحہ ۷۷۔ بحوالہ الحکم جلد ۷ نمبر ۲۱ رفروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

(۴) آیت استخلاف آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِيْكَرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کیلئے بطور تفسیر ہے:- ”پس یہ آیت (النور۔ ۵۶۔ ناقل) در حقیقت اس دوسری آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِيْكَرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کیلئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کس طور سے ہوگی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقاً بھیجا تھا ہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہونگے اور اسکی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔۔۔ ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور محدث دنیا میں آ کر دین میں سے کچھ حکم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا قول تو یہ ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اُس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کیلئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفہ آتے ہیں۔“ (شهادت القرآن۔ روحانی جلد ۲ صفحہ ۳۲۱۔ ۳۲۲)

(۵) ”نبی کے لفظ سے اس زمانہ کیلئے صرف خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرفِ مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ حاصل کرے اور

تجدد دین کیلئے مامور ہو۔ نہیں کہ کوئی دوسری شریعت لاوے۔ کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پرنبی کے لفظ کا اطلاق جائز نہیں جب تک اُس کو اُمتی بھی نہ کہا جائے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اُس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست۔” (تجلیات الہیہ۔ روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

(۸) ”۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ کے بعد بھی مجدد آئے گا؟ اس پر فرمایا۔ اس میں کیا ہرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپ کے خلافاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجدد دین آتے رہیں گے اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آجائے گا۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابراہیلوج آتے رہیں گے اور پھر بعثتہ قیامت آجائے گی!“ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

(۹) ”خلافاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہیں گے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حضرت موسیٰ سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کما کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے۔ شریعت موسوی کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ تھے جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں آخری اینٹ ہوں اسی طرح شریعت محمدی میں بھی اسکی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلافاء آئے اور قیامت تک آتے رہیں گے اور اس طرح سے آخری خلیفہ کا نام ب�اذ مشاہدہ اور بخاذ مفوضہ خدمت کے مسیح موعود رکھا گیا۔“ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲۔ نیو ایڈیشن جلد ۵ صفحہ ۵۵)

(۱۰) مجدد دین کا منکر فاسق ہے:- ”یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گم شدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذِلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ یعنی بعد اسکے جو خلیفے (مجدد۔ ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص انکا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔“ (شهادت القرآن۔ روحانی خزانہ جلد ۶ صفحہ ۳۲۳)

(۱۱) حضور فرماتے ہیں ۔۔۔ کیوں چھوڑتے ہو لوگوں بھی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اُس خبیث کو

[ب] حضرت حکم و عدل علیہ السلام کے مذکورہ بالا دس (۱۰) اقتباسات اور آپ کے شعر سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:-

(۱) حدیث مجدد دین قطعی طور پر ایک سچی حدیث ہے اور تو اتر معنوی تک پہنچ چکی ہے۔

(2) قرآن کریم حدیث مجدد دین کو سچا قرار دیتا ہے اور اسکی تصدیق کرتا ہے اور یہ حدیث سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی شرح ہے۔

(3) سورۃ النور کی آیت ۵۶ جسے آیت استخلاف کہا جاتا ہے۔ یہ آیت سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی تفسیر ہے۔ اور حدیث مجدد دین آیت استخلاف کی بھی شرح ہے۔

(4) آنیاۓ بنی اسرائیل چونکہ دین موسوی کے مجدد دین تھے لہذا اُمت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مبعوث ہو نیوالا مجدد (علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل) کے مطابق ایک رنگ میں اپنے زمانے کا اُمتی بنی ہی ہوتا ہے۔ مزید برآں بقول حضرت حکم و عدل علیہ

السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجدد اعظم تھے۔ (یک پھر سیا لکوٹ۔ روحانی خزانہ جلد ۲۰۶ صفحہ ۲۰۶)

(5) دین اسلام میں مجدد دین کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا اور اس میں تخلف ممکن نہیں۔

(6) عَلَمْ وَعْدَ حَضْرَتْ مَرْزَانَاصِرَاحْمَدْ نَعَمْ اپنی تالیفات میں جہاں بھی حدیث مجدد دین کا ترجمہ فرمایا ہے تو آپ نے ہمیشہ مجدد کیلئے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔

(7) وقت کے سچے مجدد پر ایمان نہ لانے والے فاسق ہو جاتے ہیں۔

(8) حدیث مجدد دین چونکہ بقول حضرت حکم و عمل علیہ السلام ایک سچی حدیث ہے لہذا اس سچی حدیث کا منکر قطعی طور پر ایک خبیث ہے۔

حدیث مجدد دین کے حوالہ سے۔۔۔ مرزا محمد احمد، مرزا ناصر احمد،

مرزا طاہر احمد اور مرزا مسرور احمد صاحب کی کذب بیانیاں اور جلسازیاں

مرزا محمد احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود سے پہلے

آنبیاء کرام کی بعثت کے بارے میں متضاد بیانات

آنبیاء علیہم السلام کی بعثت کے متعلق آپکے متضاد بیانات درج ذیل ہیں۔

(1) اُمت محمدیہ میں صرف ایک نبی نے مبعوث ہونا ہے۔ خلیفہ ثانی صاحب فرماتے ہیں: ”اُمت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت میں سے صرف ایک نبی اللہ کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے۔ اور اسکے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا۔ اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے۔ بلکہ لانبی بعدی فرمکر اور لوں کی نفی کر دی۔ اور کھول کر بیان فرمادیا مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔۔۔ اس اُمت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہے جو مسیح موعود ہے۔ اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا۔“ (تشیذ الاذہان مارچ ۱۹۱۷ء صفحات ۳۲ تا ۳۱)

(2) نبی آتے رہیں گے۔ ”دنیا میں جب ضلالت اور گمراہی اور بے دینی پھیل سکتی ہے تو نبی کیوں نہیں آسکتا۔ جس جس وقت ضلالت اور گمراہی پھیلتی رہی ہے اور لوگ خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے رہے ہیں اور فسق و فجور میں پھنس جاتے رہے ہیں۔ اسی وقت نبی آتا رہا ہے اسی طرح اب بھی جب ایسا ہو گا کہ دنیا خدا تعالیٰ کو چھوڑ دے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا دے گی اور گند اور پلید یوں میں بتلا ہو جائے گی اس وقت نبی آئے گا اور ضرور آئے گا۔“ (تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۵ء۔ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

(3) اور نبی بھی آئیں گے ”یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپکی اتباع سے آپکو نبوت کا درجہ ملا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پائیں گے۔ ہم انہیں کیوں نبی نہ کہیں۔“ (انوار العلوم جلد ۶ صفحہ ۱۲۳)

[1] --- مجدد دین کی بعثت کے سلسلہ میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے متضاد بیانات

(۱) **ہر صدی کے سر پر مجد دکا وعدہ ہے۔۔۔** ”حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنیوالے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے اور اسلام میں اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجد دیجتار ہے گا۔ ان مجددوں کے متعلق بھی اس آیت (یعنی سورۃ القدر آیت نمبر ۱) میں پیشگوئی موجود ہے کیونکہ وہ بھی جزوی طور پر محمد رسول ﷺ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور ایک جزوی تاریک رات میں ان کا ظہور ہوتا ہے۔“ (تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

(۲) **حدیث مجددین کے مطابق ہر صدی کے سر پر رسول اکرم ﷺ کی بعثت۔** ”اسی کی طرف رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِنَّذَا الْأُمَّةَ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مِنْ يَمْجِدِ دُلَّهَا دِيْنَهَا۔“ (ابوداؤ د کتاب الملاحم) یعنی اللہ تعالیٰ میری امت میں ہر سو سال کے بعد کوئی نہ کوئی شخص ایسا مبعوث کرے گا جو اس صدی کی غلطیوں کو جو کہ دین کے بارے میں لوگوں کو لگ گئی ہوئی دور کر دیگا۔ قلن بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے گویا اس حدیث کے مطابق رسول کریم ﷺ کم سے کم ہر صدی کے سر پر دنیا میں ظاہر ہونگے اور وہ لوگ جو آپکے بتائے ہوئے رستے کے خلاف چلے والے ہونگے ان کو چیخ کریں گے کہ میں تمہارے طریق کو کبھی اختیار نہیں کروں گا اور اسی طریق کو اختیار کروں گا جو خدا نے مجھے بتایا ہے اور اس طرح اسلام ہر زمانہ میں دھل دھلا کر پھر دنیا بن جایا کرے گا۔“ (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۹۱)

☆☆^{۱۹۲۲ء} میں دعویٰ مصلح موعود کے بعد جناب خلیفہ ثانی صاحب کا عقیدہ اور بیان بدل جاتا ہے اور وہ اپنے والد اور حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؒ کے عقیدہ اور بیانات کے صریح برخلاف اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی تور ہے ایک طرف انتخابی خلیفہ کے ہوتے ہوئے کوئی مجد بھی نہیں آ سکتا۔ وہ ^{۱۹۲۱ء} میں آئندہ مجدد کی بعثت کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔

”خلیفہ تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اسکی موجودگی میں مجدد کس طرح آ سکتا ہے؟ مجدد تو اس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔“ (لفضل ۸ شہادت۔ اپریل ^{۱۹۲۱ء} صفحہ ۲)

[2] -- حافظ جناب مرزا ناصر احمد کے قول فعل میں صریح تضاد

اور انکا حدیث مجددین کو جعلی قرار دینا

جناب خلیفہ ثالث صاحب اپنے دادا جان اور حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؒ کے حوالہ سے بمقام فریانکفرٹ اپنے ^{۱۹۱۷ء} ^{۱۹۱۸ء} کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:- ”نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آنیوال حکم و عدل ہو گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم بنایا گیا ہے۔ اس لیے قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر کی گئی ہو اور میں کہوں وہ تفسیر غلط ہے تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ وہ تفسیر غلط ہے کیونکہ محمد ﷺ نے میرا نام حکم رکھا ہے اور اگر کوئی بات کسی روایت اور سند میں محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتی ہے جسے ہم حدیث کہتے ہیں اور میں یہ کہوں کہ اگرچہ سند اور روایت کے لحاظ سے وہ بات آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہو رہی ہے لیکن درحقیقت انہوں نے یہ بات نہیں کہی تو تمہیں یہ ماننا پڑے گا کہ یہ حدیث وضعی ہے اور مصنوعی ہے اور بناؤنی ہے اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد نہیں۔ اس حکم کی حیثیت میں ہم حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاتے ہیں۔“ (تین اہم خطبات صفحات ۲۲، ۲۳)

(1) اب ہم دیکھتے ہیں کہ حافظ قرآن جناب مرزا ناصر احمد صاحب اپنے محترم دادا جان حضرت مرزا غلام احمدؑ کے حکم و عدل ہونے پر کتنا ایمان رکھتے تھے؟ وہ اپنے محترم دادا جان حضرت مرزا غلام احمدؑ کو جس خطبہ جمعہ میں حکم و عدل مانے کا اعلان کرتے ہیں۔ اُسی خطبہ جمعہ میں مجددین کی بعثت کے حوالہ سے حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؑ کے عقیدہ اور فتویٰ کے صریح برخلاف وہ عملًا اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:-

”جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آخری ہزار سال کیلئے آپ (حضرت مرزا صاحبؒ۔ نقل) آخری خلیفہ اور مجدد الف آخر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو علوم انسان کے ہاتھ میں تھما دیئے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر بیان کی ہے وہ قیامت تک کیلئے کافی ہے۔ آپ کتابوں میں سے لوگ ایسے مضامین اخذ کریں گے جو انسان کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیں گے۔ اس لیے اب اس سلسلہ (یعنی امت محمدیہ

نقل) میں کسی نئے آنیوالے کی ہمیں ضرورت نہیں۔“ (حکم و عدل پر ایمان لانے کے جھوٹ کی حقیقت۔ تین اہم خطبات صفحہ ۲۲)

(2) ”پس جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے یہ بات تو واضح ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ جو بات ہمارے لیے کہیں وہ ہمارے لیے مانا ضروری ہے۔ منافق ایک وسوسہ گا ہے گا ہے ڈالتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ ایک ظلیٰ نبی کے طور پر آسکتے ہیں تو بعد میں بھی نبی آسکتا ہے۔ اگر تو کسی منافق نے نبی بنانا ہو تو آسکتا ہے (یہاں پر میرا سوال ہے کہ حکم و عدل علیہ السلام کی تعلیم پر چلنے والے کیا منافق ہو جاتے ہیں؟
نقل) لیکن اگر خدا نے نبی بنانا ہو تو خدا کہتا ہے کہ نہیں بناؤں گا۔“ (تین اہم خطبات صفحہ ۳۱)

(3) حافظ قرآن خلیفہ ثالث صاحب خدام الاحمدیہ کے نام اپنے ۶ رنومبر ۱۹۹۷ء کے خطاب میں حدیث مجددین کو ایک جعلی حدیث قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:- ”ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو دوسری بات بتائی اُسکے مطابق غور کرنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر ہے۔ پھر آپ نے یہ فرمایا کہ محمد ﷺ کا بڑا ارفع اور بلند مقام تھا۔ خدا تعالیٰ سے آپ علم سیکھتے تھے۔ یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آپ قرآن کریم کی کسی آیت کی دلیل تفسیر کر جائیں کہ عام آدمی کے دماغ کو اُسکے مأخذ کا پتہ نہ لگے اور سمجھ میں نہ آئے کہ یہ کس آیت کی تفسیر ہے۔ آپ نے فرمایا کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے مگر یہیں ہو سکتا کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر نہ ہو۔ اگر تجدید دین والی یہ حدیث درست ہے (اور ہے یہ درست) تو یہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر ہونی چاہیے اور اگر یہ قرآن کریم کی کسی آیت کی بھی تفسیر نہیں (میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا غلط ہو گا یہ ضرور کسی آیت کی تفسیر ہے) تو پھر اس کو ہم کہیں گے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ کسی راوی نے کہیں سے غلط بات اٹھا لی اور آگے بیان کر دی۔“ (مشعل راہ۔ ۳۵۸-۳۵۷)

[3] ---جناب مرزا طاہر احمد صاحب کا مجددین کی بعثت اور ان پر ایمان لانے سے انکار

مجددہ صدی پر آتے رہے کیا یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ اپنے محترم دادا جان اور حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؑ کی تعلیم کے صریح برخلاف اور آپؒ کے مذہب علمائے اسلام کی گواہی کیسا تھا اس سوال کے جواب میں جناب خلیفہ رابع صاحب فرماتے ہیں:-

(1) ”من کے اندر جمع کا پہلو بھی موجود تھا اس لیے مجددیت کے پیغام میں نہ تو کوئی دعویٰ شرط تھا نہ اس مجدد کو مانا ضروری قرار دیا گیا۔ کہیں بھی تمام احادیث میں جن کی تشریح عالم اسلام کی تاریخ نے کی ہے یہ بات کہیں نظر نہیں آتی کہ مجدد مأمور ہوا اور اُسکی بات مانی جائے

۔۔۔ خلافت کے مقابل پر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کسی مجددیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔۔۔ اس لیے مجددیت کو خلافت سے فضیلت دی ہی نہیں جاسکتی۔، (مجالس عرفان مطبوعہ شعبہ اشاعت بجنة اماء اللہ کراچی صفحات ۱۲۳ تا ۱۲۴)

خاکسار اپنا موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) اور موعود مجدد صدی پانزدهم ہونے کا دعویٰ خلیفہ رازیح صاحب کے آگے پیش کر کے اُنکے آگے کھڑا ہوا تھا لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجددین کے سلسلہ میں حکم وعدل حضرت مرزاغلام احمدؓ کی تعلیم کے صریح برخلاف احمدیوں کے آگے جھوٹ پر جھوٹ بولتے جا رہے تھے۔ مثلاً وہ اپنے ۷۲ اگست ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں حدیث مجددین کے سلسلہ میں دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے فرماتے ہیں:-۔۔۔

(2) "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سوسال کی عمریں بھی پائیں اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے (موعود مجدد یعنی خاکسار اپنے دعویٰ کیسا تھا اُنکے آگے کھڑا تھا۔ نقل)۔ اُنکی اولادیں بھی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، اُنکی اولادیں بھی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں۔ **خدا کی قسم** خلافت احمدیہ کے سو ائمہ اور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔"

[4]۔۔۔ خلیفہ خامس جناب مرزام سرور احمد صاحب کا حدیث مجددین کا نہ صرف

قرآن و حدیث میں نہ ہونے کا اعلان بلکہ اسکے ترجمہ کی بھی معنوی تحریف

امام مہدی مسیح موعود اور حکم وعدل حضرت مرزاغلام احمدؓ نے اپنی تالیفات میں نہ صرف حدیث مجددین کو سچی حدیث قرار دیا ہے بلکہ اسے سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۱۰ کی شرح بھی قرار دیا ہے اور متعلقہ حوالہ جات خاکسار گذشتہ صفحات میں درج کر چکا ہے۔ علاوہ اسکے حضورؐ نے جہاں بھی حدیث مجددین کا ترجمہ فرمایا ہے آپؐ نے ہمیشہ مجدد کیلئے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ مثلاً جیسا کہ حضورؐ اپنی شہرہ آفاق کتاب حقیقتہ الوجی میں اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

(1) "پہلانشان۔ قال رسول الله ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهِنَّدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْيِسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مِنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا رواه ابو داؤد۔ یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایک شخص (صیغہ واحد۔ نقل) میتوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ (روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۰)

(2) حدیقتہ الصالحین جماعت احمدیہ قادیانی کی ایک مستند احادیث کی کتاب ہے۔ اس کتاب میں (صفحہ ۹۳۰) مرتب صاحب اس حدیث کا ترجمہ اس طرح لکھتے ہیں:- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَيْمًا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهِنَّدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْيِسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مِنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔ (ابوداؤد کتاب الملاحم۔) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجید (صیغہ واحد۔ نقل) بھیجے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یعنی امت میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہو گا اسکی اصلاح کرے گا اور دین کی رغبت اور اس کیلئے قربانی کے جذبے کو بڑھائے گا۔

(3) جماعت احمدیہ سمبیتی قادیانی کا ایک رسالہ لعنوان "دینی معلومات" میں صفحہ ۱۶ پر بھی اس حدیث کا ترجمہ اس طرح لکھا گیا ہے:-

"إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِنَّدِهِ الْأُمَّةَ عَلَى رَأْيِسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مِنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔ (سنن ابو داؤد جلد ۲ کتاب الملاحم)۔ اللہ

تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس اُمت میں ایسے شخص (صیغہ واحد۔ نقل) کو مبوعہ فرمائے گا جو اس کے دین کو از سر نوزندہ کرے گا۔“

(۴) اسی طرح علمائے اسلام نے بھی اس حدیث کے ترجمہ میں مجدد کیلئے ہمیشہ واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے:-

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهِذِهِ الْأُمَّةِ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَتٍ مَّنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔ (رواہ ابو داؤد۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اصفحہ ۱۷) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا جو میں جانتا ہوں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا اللہ عز وجل اس اُمت کیلئے ہر سو برس بعد ایک آدمی (صیغہ واحد۔ نقل) بھیجا ہے جو اس کیلئے اس کا دین تازہ کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔“

ہم دیکھتے ہیں کہ بشوی حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؒ جماعت احمدیہ قادیان کے لڑپچر میں بھی اور عالم اسلام کی کتب حدیث میں بھی ترجمہ کرتے وقت ہمیشہ مجدد کیلئے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے۔ لیکن خلیفہ خامس مرزا مسرو راحمد صاحب اپنے خطبات اور تقریروں میں آنحضرت ﷺ اور اپنے پردادا حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؒ کی تعلیمات کے صریح برخلاف حدیث کے ترجمہ میں معنوی تحریف کرتے ہوئے اپنے پیش روئی کی طرح اس حدیث میں مجدد کیلئے ہمیشہ جمع کا صیغہ استعمال فرماتے ہیں۔ مثلاً آپ اپنے ۱۰ ارجون انعامیہ کے خطبہ جمعہ میں حدیث مجدد دین کا اس طرح غلط ترجمہ کرتے ہیں:-

(۱) ”اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ ہر صدی میں تجدید دین کیلئے مجدد (صیغہ جمع۔ نقل) کھڑے ہوں گے۔“ حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؒ نے اپنی تایفات میں جہاں بھی اس حدیث کا حوالہ دیا ہے مجدد کے لفظ کا صیغہ واحد میں استعمال فرمایا ہے۔ اسی طرح اسی خطبہ جمعہ میں جناب مرزا مسرو راحمد صاحب نے اس حدیث کو تسلیم بھی کیا ہے اور ساتھ ہی حدیث مجدد دین کا نہ قرآن کریم میں اور نہ ہی حدیث میں ہونے کا اعلان بھی کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنے ۱۰ ارجون انعامیہ کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

(۲) ”نہ ہی قرآن کریم میں اور نہ ہی حدیث میں کہیں مجددوں کا ذکر ملتا ہے۔ ہاں خلافت کا ذکر ضرور ملتا ہے۔“

یہاں پر میرا سوال ہے کہ کیا خدا کے بنائے ہوئے خلیفوں کی یہی شان ہوا کرتی ہے کہ وہ خدا کے نام پر لوگوں کو گراہ کرتے پھریں؟؟

مرد حق کی دعا

خاکسار

عبد الغفار جنبہ۔ کیل، جمنی

موعد ذکر غلام مسیح الزماں۔ موعد مجدد صدی پائزدہم

مورخہ ۳۰ اگست ۲۰۲۳ء

یہ دعا ہی کا تھا مجذہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بناؤ شدھا آج بھی دیکھنا مرد حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی